

مگر یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ کوئی شخص کتنا ہی لکھ پتی اور کرو پتی ہو۔ مگر تمام افراد ملک و قوم کو یکساں متشعع و مستفید نہیں کر سکتا جب تک خود افراد قوم قانون سلف پر عمل نہ کروں۔ انخلیل مقدس کا مقولہ ہے۔ کہ خدا بھی انہیں کی مدد کرتا ہے۔ جو آپ اپنی مدد کرتے ہیں۔ اسلامی رؤسا اور والیان ملک اور متمول امیروں۔ اور سیاستوں کا فرض ہے کہ اس خالص کام میں خان صاحب مددوح کی ہست بڑھائیں۔ ان کا بالکل بٹائیں۔ اور دین و دنیا میں اجر پائیں۔ کچھ دہان کے لئے بھی نئے یا سبھی ہیں کے اس طے

کتاب "الماں" کی لٹریچر اور طرز بیان اور سیاق و مبانِ شگفتہ اور سادہ اور دلکش ہے۔ پڑھنا شروع کیجئے گا تو ختم ہی کرنے کو بھی چاہے گا۔ اور طبیعت اس کے مطالعہ میں ایسی کچھیں جائے گی جیسی شہد میں مکھی ۔

دیدار سے یونہری طبیعت نہیں بھرتی۔ تشقی کی جوں آبے نیت نہیں بھرتی "الماں" کا ہیر و فلپ نہیں ہے۔ جو نہایت غریب و مفلس ماں یا پاپ کا بیٹا تھا۔ جو اس کے عہد لڑکپن میں قضا کر گئے تھے مگر جو نکہ خوش تسمت ہو نہار صاحب اقبال تھا۔ لہذا اُس کے شکستہ اور بُوسیدہ بلکہ دیرانے پر شہاب ثاقب ٹوٹا۔ گویا آسمان سے کڑوڑوں

کر رہے ہیں۔ اگرچہ موجودہ زمانہ میں مفت کوئی شی تیار نہیں ہوتی اور ہر کام اور خدمت کا معاوضہ خود قانون فطرت نے مقرر کر دیا ہے۔ اور شرع میں پڑھو آیت قرآنی ہے جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرَ أَمْثَالَهَا (ترجعہ) جو شخص ایک نیکی سمجھتا ہے۔ اس کے لئے ویسی ہی دس نیکیاں ہیں ہے۔

اس سے ثابت ہے کہ خدا بھی جب تک ایک نیکی نہیں لیتا۔ اپنے کسی بندے کو دس نیکیاں مفت نہیں دیتا۔ مگر ہمارے ایک قومی فیاض اور خالص عزیز حاجی غلام محمد حسن صاحبزادہ اشر عمرہ وجہہ ہیں جن کا ایشارہ نفس اور حب قوم کا ایک قابل تقلید نظر ہے کہ علاوہ قصینیف کی محنت و جان کا ہی کے اپنی جیب خاص سے یہ کتاب جس کا نام "الماس" ہے اور جو واقعی اسم باسمی ہے ملک و قوم کی انجمنوں سکولوں۔ لا یبریوں کو اخلاقی فائدہ پہنچانے کے لئے چھپوا کر مشتہر فرمایا۔ اور اس کی وجہی قیمت سے جو کچھ آمد فی ہو گی وہ ایسی ہی دوسرے کار خیر میں صرف ہو گی۔ آپ نے اخلاقی کتابوں کے تیار کرنے کا ایک سلسلہ جاری کر دیا ہے۔ خدا نے توانائے آپ کے دماغ اور جان و مال زیادہ سے زیادہ ترقی دے۔ اور سہمت اور اثیار میں زیادہ سے زیادہ وسعت عطا فرمادے۔ آمين

خوبیاں پائیں۔

اول دلگدَازی۔ دوم ہمدردی۔ سوم مصائب میں متقل مزاجی
 چہارم دُنیا کا نشیب و فراز۔ پنجم عالی ہمتی۔ ششم دوراندشی۔ هفتم
 فیاض طبعی۔ ششم ما فوق العادت۔ عفو تقصیر و رحمتی۔ جسے حضرت
 سعدی علیہ الرحمۃ کے اس قول کا کامل مصدق سمجھنا چاہئے۔
 بدی را بدی سہل باشد جزا اگر مردی احسن الی من اسا
 یہ کتاب ایسی نہیں کہ سرسری نظر سے دیکھ کر تقویم پاریہ کی
 ملحوظ پارہ پارہ کر دی جائے۔ بلکہ یہ دستور العمل نیز واجب العمل نیا نے
 کے قابل یہ کتاب ہے۔ بناوی عشق کی چاشنی سے کو سوں دور ہے
 دلوں افگیزی سے بالکل پاک۔ اور ہمارے سندھ و سستان کے لئے ایک
 نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس قسم کی مصلح اخلاق تجربہ آموز کتابوں
 کی ہمارے ملک اور خاص کر ہماری قوم از حد صریحت ہے۔ کتاب کے
 معاشرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مترجم کو ادائے مطالب میں ید طویل
 حاصل ہے۔ انجھے ہوئے مطالب کو ہنایت خوش اسلوبی سے سلجا
 کر عام فہم بنا دینا ہمارے قومی خیر خواہ حاجی محمد غلام حسن خاں صاحب
 پشاوری ہی کا کام ہے۔

روپوں کے ہیروں کا مینہ پرسا۔ اور ہیروں کا بادشاہ بن گیا۔ جس کو
مصادب بھی پیش آئے۔ اور شمنوں سے سخت اذیت بھی پہنچی۔ مگر
سب کچھ جھیلتا اور جان پر گھیلتا۔ اور انحصار مقدس کی اس آیت
پر عمل کر کے کہ ”شمنوں کو بھی پیار کرو۔ بدی کا بدله نیکی دیا۔ قولِ سعدی“
بدی را بدی سہل باشد جزا۔ اگر مردی احسن الی من آسا
اس کتاب کے ہر باب سے تحمل۔ صبرا۔ ثیار۔ احسان کے نتائج
نکلتے ہیں۔ اور اس قابل ہے کہ انگریزی سرشنستہ تعلیم اپنے پرائمی
سکولوں کے نصاب میں داخل کرے۔ اور تمام زنانہ سکول اس کو
ہاتھوں ہاتھ لیں۔ خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ پبلک اور گورنمنٹ
دونوں میں یہ ”الماں“ مقبول ہو۔ اور دونوں کی مقبولیت کے
تاج کا بے بہا ہیرو ہو۔ آمین۔

جناب خان صاحب مولوی سید احمد صاحب ہلوی مولف
”فرہنگ آصفیہ“ وغیرہ ذہلی تحریر فرماتے ہیں:-

”الماں“ یعنی ہیروں کا بادشاہ“ میں نے اس جواہر سے تولنے
کے قابلِ نہایت وچکپ کتاب کا اس کی داؤیزی کے سبب از
اول تا آخر ایک ایک فقرہ بالاستیعاب پڑھا۔ مترجم کی سخن فرمی
نفس مطلب کے اظہار کو سخنی پر کھا۔ اور اس میں پلٹھبیل ذہل

یکساں مفید ہو سکتے ہیں۔ اور فراغت کا وقت ہنایت تفرقی میں
بسر کر سکتے ہیں۔ اس میں قابل مؤلف نے زمانہ کی نیزگیاں کچھ
ایسے پرطف انداز سے دکھلائی ہیں کہ انسانی جذبات کی اصلاح
ہوتے بغیر ہمیں رہتی بلکہ اس کتاب کو ایک یا ثرنا صع ماننا پڑتا ہے
یہ کتاب حاجی محمد غلام حسن خاں صاحب پشاوری دایم۔ آراء
ایں لندن۔ آنریزی محبرٹ بیٹ مؤلف افشا نے راجحگی دوسری
تالیف ہے۔ اور قابل دید ہے ۲۰۰۰ صفحات کا جنم ہے۔ اور سرورق
پر مؤلف کی شاندار تصویر بھی ہے۔ باہم ہمہ قیمت صرف
عہد کشی گئی ہے:

جناب منشی حبیم بخش صاحب ہمیڈ کلر دفتر صاحب بہادر
چیف انجینئر سندھ مقیم کراچی تحریر فرمائے ہیں ہے۔

کتاب "الہاس یا ہیرول کا بادشاہ" جسے مکری جناب حاجی
محمد غلام حسن خاں صاحب آرمی کنٹریکٹر کراچی نے کسی انگریزی
کتاب کے پلاٹ کو اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ میں نے ابتداء سے آخر تک
پڑھا۔ اور ہنایت مخطوطا ہوا۔ میں جناب خاں صاحب کی خدمت
میں ان کے مذاق صحیح کے لئے مبارک باد عرض کرتا ہوں جو
انہوں نے ایک ایسی کتاب کے ترجمہ کرنے میں دکھلا یا ہے۔

جناب ملشی احمد علی خان صاحب مؤلف آتالیق نسوال وغیرہ
وپلی تحریر فرماتے ہیں

میں نے کتاب "الماس" نامی ہیروں کا بادشاہ مصنفہ جی
محمد غلام حسن خان صاحب پشاوری اول سے آخر تک پڑبی جوں
وشق کے عام مضامین سے جو اکثر کتابوں میں ہوا کرتے ہیں۔ پاک
ہے۔ ہمت۔ نیکی۔ خود داری۔ اپنی مدد آپ کرنا۔ احسان کا پد لاحسان
وغیرہ جیسے سہری مضمایں سے بریز ہے۔ اس میں ایک غریب
مگر شریف نوجوان کا نامہ کردہ ہے۔ کہ کس طرح خداۓ تعالیٰ نے اس کو
چھپر پھاڑ کر دولت عطا فرمائی۔ اور بھراں نے اُس کو بجائے علیش
و عشرت منانے کے کسی لیاقت و دانائی سے رفاه عام کے نیک
کاموں میں صرف کر کے بھی خوشی حاصل کی۔ اس وجہ سے یہ کتاب
ہر لائق نوجوان کے ہاتھ میں ہونی چاہئے۔

جناب شہزادہ مرزا بلند اختر صاحب اخسر خلفا الرشید جناب شہزادہ
مرزا عبد الغنی صاحب گورگانی مرحوم ملتان تحریر فرماتے ہیں
"الماس" ہیروں کا بادشاہ" یعنی مہذب اور تعلیم یافتہ اصحاب
کی دھپی کے لئے نہایت حیرت انگیز۔ نتیجہ خیز اور پر اخلاق پاکیزہ
خیالات کا مجموعہ جس کے مطالعہ سے بچے اور جوان حورت اور مرد

جناب اڈیٹر صاحب فوجی اخبار شملہ تحریر فرماتے ہیں:-
 ”الماں“ یعنی ہیروں کا پادشاہ یہ ایک کتاب ہے جسے حاجی محمد علام حسن خان صاحب پشاوری مؤلف ”افشائے راز“ نے تالیف کی ہے۔ قصہ دلچسپ ہے۔ شروع کرنے کے بعد تم ہی کرنے کو بھی چاہتا ہے۔ اور بڑی خوبی یہ ہے کہ مخرب اخلاق یعنی اخلاق کو بگاڑنے والی ہرگز نہیں۔ بلکہ مطالعہ کرتے وقت اگر واقعات مذکورہ کے نتیجے نکالنے کا بھی لحاظ رہے تو اس سے فرصت میں علاوہ دلچسپ شغل کے ہندسی و متناسق۔ شرافت و یاث۔ اور غیرت شجاعت وغیرہ نیک اوصاف کے بہت سے سبق حاصل ہو سکتے ہیں۔ کتاب کا جم ۳۶۰ صفحہ۔ کما غذا چھا۔ اور لکھائی چھپائی عنا

ہے۔ قیمت ایک روپیہ۔ ملنے کا پتہ حسب فیل ہے:-

خال عاصی حاجی محمد علام حسن خان صاحب پشاوری ایم۔ آر۔ اے۔ ایس۔ (لندن) آنریزی صحیٹ نظہر منزل صدر بازار۔ کیمپ کراچی۔

جناب اڈیٹر صاحب ”رسالہ تصویر معاں“ لدھیانہ تحریر فرماتے ہیں۔ ”الماں“ یعنی ہیروں کا پادشاہ یہ پراغلائق کتاب ہے جسکو حاجی محمد علام حسن خان صاحب پشاوری نے تالیف کیا ہے

جس کے اندر غربت میں سیر چشمی و قناعت یہ صیبیت میں صبر و انتقال
محوت میں بہادری و لیری - امتحان میں ثابت قدمی - جرأت و سپاہی
سنگدل و شمنڈل پر قدرت پائیتے کے باوجود درجہ دلی فیاضی اور امارات
میں دولت کا صحیح ترین استعمال بہت ہی واضح طور پر دکھلا دیا گیا
ہے۔ کتاب اس قدر و لمحپ پ ہے کہ ایک مرتبہ شروع کر دینے کے
بعد ختم کئے بغیر ہمیناں ہی نہیں ہوتا۔ اور اس پر لطف یہ ہے۔
کہ خلاف تہذیب مضمایں اور ناشاکستہ خیالات سے بالکل پاک
ڈسات ہے۔ پھول اور عورتوں اور نوجوانوں کے لئے اس کا مطلعہ
انشار اسرارِ نہایت مفید اور سبق آموز ثابت ہو گی۔ سخت صزورت
ہے کہ مغرب اخلاق ناولوں سے مستغفی کر دینے کے لئے ایسی دلھپ پ
اخلاقی تالیفات کی کثرت سے اشاعت ہو۔

جناب نواب صاحبزادہ عبدالقیوم خال حسنا سی - آئی - آئی
زیدہ دزیر گورنمنٹ صوبیہ سرحدی تحریر فرماتے ہیں:-

آپ کا خط مع پیکٹ "میروں کا بادشاہ" پہنچا۔ واقعی کتاب اسم
ہا سمی ہے۔ اس سے ہمارے ملک کے نوجوان سجنی فائدہ اٹھاسکتے
ہیں۔ آپ کا انتخاب اور نفس مضمون قابل تحسین ہے۔

اللہی ہو روز قلم اور زیادہ

ہے اور چونکہ فضل الہی مسلمان بچوں کی تعلیم فی الجملہ ترقی کرتی چلتی جاتی ہے۔ اس لئے سخت عزوفی ہے کہ ان نوہنالوں کے بلند و بالا ہونے تک ان کے قدرتی جوڑوں (مستورات) کے قابل ولائق بنانے میں بھی سرگرمی سے حصہ لیا جائے۔ تاکہ قوم کی آئیندہ پودے سمجھدار باغبانوں کی غور پرواخت میں بلاؤ رہو سکے مگر افسوس دیکھا جاتا ہے کہ جب مسلمانوں میں احساس کامادہ پیدا ہوا ہے تو ان کے پاس ہر ایک بیماری کے واکٹر اور ہر ایک وانی کی خریداری کو دام نہیں ہیں۔ لیکن بہر حال جو لوگ اس وقت زبانی اور نمایشی نہیں۔ بلکہ عملی طور پر کچھ کام کر رہے ہیں۔ وہ بڑی ہی قد کے قابل ہیں۔ جنہیں ہمارے پڑائے دوست حاجی محمد غلام حسن خاں صاحب پشاوری آرمی لنسٹر یکٹر کا نام پوری عزت کا سنتھی ہے جو نہایت خاموشی کے ساتھ عملی طور پر تعلیم نسوان میں کارکردگی کو شیش کر رہے ہیں۔ اور نہ صرف زبانی بلکہ دام و درم کے اعلیاء سے بھی اپنے آپ کو اس نیک کام کے لئے وقف کر رکھے ہیں۔ چنانچہ آپ کیا قیام پونا میں کھا تو آپ نے انہیں حامی تعلیم نسوان کے نام سے ایک کارکن انہیں کی بنیاد قائم فرمائی۔ اور اُس کا فرض یہ قرار دیا کہ غریب اور کم استطاعت مستورات کو سامانِ نوشت و خواند

ہم نے اس کو شروع سے آخر تک پڑھا۔ اردو سلیس اور شستہ ہے پیرایہ دلش ہے۔ ایک تیم اور غریب مرٹ کے کا حالت افلام و تلاش سے کھوڑی مدت کے اندر اندر خدا کی پروردگاری کے مخفی قانون کے ذریعہ سے بات کی بات میں لاگوں روپے کے ہیروں کا ماں ک بن گیا۔ ہینگ لگی نہ کھپکری۔ مفت میں بیٹھے جھائے باوشاہ بن گیا۔ مگر ساتھ ہی اس مقولہ کی تصدیق ہوتی نظر آتی ہے کہ ڈکھ کے بعد سکھ۔ اور افلام کے بعد فراخ ہستی ہوا کرنی ہے خدا نے اس کی امداد کر کے ثابت کر دیا۔ کہ وہ بیکسوں کا ماں کا ور تیموں کا والی ہے۔ جو اس پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ کبھی وہ آن کو خالی ہاتھ نہیں جانے دیتا۔ کتاب قابل دید ہے۔ نصیحت آ موز حوصلہ افرزا اور بے ایمان کو ایمان دار بنانے والی ہے میں قیمت ایک روپیہ (رعنہ) بلا محسول ڈاک پر مؤلف سے اقبال منزل پل بلگش ہلی پسے مل سکتا ہے۔

تعلیم نسوان اور ایک ہمدرد

تعلیم نسوان کے نہایت ضروری مسئلہ پر مسلمانان ہند کو اس قدروی سے اور ایسے وقت توجہ ہوئی ہے کہ جب تقریباً تدریج و معاشرتی ضروریات نے انہیں اس واقعی کمی کا احساس کر دیا

پس ان کتابوں کی خریداری قوم کو تجارتی لحاظاً ہی سے نہیں بلکہ تعلیم نشوائی کے عزوری مسئلہ میں امداد دینے کے لئے بھی ہمایت فرانخ حوصلگی سے فرماتی چاہئے۔ اور ہماری بہنوں کو ایک ایسے سچتے ہمدرد کے کام میں امداد دینے کے لئے ہر ایک مناسب کوشش سے دریغ نہ فرمانا چاہئے۔ بلکہ اپنے نیک مشاوراً اور پاک کمائی کا کوئی حصہ اپنی غریب بہنوں کی حمایت میں صرف کر کے ظاہب حاصل کرنا چاہئے۔

جناب کی پیشون حاجی نور الحمد خاں حنا۔ ایم۔ ایل۔ لے تحریر فرمائے ہیں
ڈیگر غلام حسن خاں السلام علیکم آپکانا درست حفہ کتاب کی صورت
میں پہنچا۔ جسکے مطالعہ نے مجھ پر خدا ہرگز دیا کہ آپ نے علمی اور ادبی دنیا
میں خاصی ترقی کی ہے۔ آپ کی کتاب "الماں" ہسروں کے بادشاہ
کا پلاٹ آناؤچسپ ہے کہ جب پڑھنا شروع کیا تو ختم ہی کرتے بنی۔
مجھے آپ کے اچھوٰ تے اور نیک خیالات دیکھنے از حد خوشی ہوئی۔
ہے۔ آپ کی یہ لاثانی کتاب طبیعت میں جھوٹا و لولہ نہیں پیدا کر رہی
جس کے میں سرتاپا برخلاف ہوں۔ ایسی پُر اخلاق۔ سچتہ خیز اور غمہ د
کتابوں کی ہیں اردو لتریچر میں اذں ضرورت ہے۔ میں آپ کے
سید ہے سادے الفاظ اور سلیمانی اردو میں ادائے مطلب کی داد

وغیرہ مفت بہم پہنچا یا جائے۔ زیادہ تر حضرت خرچ کا وہ اپنے ہی پاس سے عرف فرماتے رہے۔ آپ نے اس مقدس فرعون کو دی ہی مستوی سے او اکرنا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ ملتان میں بھی انہیں مذکور کو قائم ہو کر کئی ایک شریف اور غریب بہنوں کو علمی امداد دیتے جانے کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے۔

اسی کام میں امداد دینے کے لئے حال میں آپ نے انگریزی اخلاقی ناولوں کا ترجمہ نفیس اردو میں انشائے راز کے نام سے شائع کیا ہے۔ جس کیا مطالعہ علاوہ اپنی عمدہ اور شاکستہ زبان کی خوبیوں کے سنجربہ کے دلنشیں سبق سکھاتا ہے۔ اور ایک پشاور مژاد مسلمان کی ششستہ اردو بے اختیار داد پرداود ولادتیا ہے۔

یہ کتاب ڈھانی سو صفحہ کی ہے۔ جسے آپ نے اپنی لگات سے چھپوا یا ہے۔ اور اس کی قیمت عہ مقرر کر کے اس کی تمام آمدی انہی حامی تعلیم فسوال کے لئے وقف فرمائی ہے۔ حال ہی میں آپ نے ایک دوسری پُرا خلاق کتاب۔ جسے آپ نے ”ملاس“ بیرونی باوٹا کے نام سے موسوم کیا ہے لکھی ہے۔ کتاب پُرا خلاق ہونے کے علاوہ ایک ناعص مشفق بھی ہے۔ اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کا جمجمہ ۳۶۰ صفحے ہے لکھائی چھپائی عمدہ اور قیمت عہ موزوں میں ہے۔

۳۴۵ -

و تیا ہوں۔ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر آپ وقت نکال کر اپنی اس پڑھتے
اور نامکمل کتاب کو جسے آپ نے ”شیر میں“ کے دل اویز نام سے ملقب
کیا ہے۔ اور جس کا مسودہ ایک جھلک میں نے بھی دیکھا ہے جلد
چھپوا دیں۔ کہ عام اُس سے مستفیض ہوں ۔

قبل اس کے کہ میں اس پڑھتے خطا ختم کر دوں۔ میں
و عاکر تا ہوں کہ خداوند کریم و رحیم آپ کو دونی عمر اور تند رستی فی
کے ایسی پڑھ اخلاق کتا ہیں لکھ کر انباءِ جنس کو فائدہ پہنچا تے رہیں۔
آمین۔ ثم آمین۔

”املاس“ کا جم ۶۰ صفحہ ہے۔ مجلد ہونے کے علاوہ ڈائلیٹ
کا بلاک دیدہ زیب ہے۔ اور اس میں دو ہات لوں فوٹو بھی ہیں
اور ان خوبیوں کے ہوتے ہوئے قیمت کلہم (عہ) ایک روپیہ
بغیر محسول ڈاک ہے۔ یہ کتاب مؤلف خال صاحب حاجی محمد
غلام حسن خال۔ ایم۔ آر۔ اے ایس (لندن) اقبال منزل پل
بنگش دہلی سے مل سکتی ہے ہے ۔
